سوال

(470) بجو کے کھانے کا حکم

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

تمبا کو نوشی اور بجو کھانے کے بارے میں کیا حکم ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

تمبا کو نوشی حرام ہے کیونکہ یہ خبیث ہے' پاکیزہ اور عقل سلیم والے نفوس (لوگ) اسے گندا سمجھتے ہیں اور ارشاد باری تعالیٰ ہے :

الَّذينَ يَتَّبِعونَ الرَّسولَ النَّبِىَّ الأُمِّىَّ الَّذى يَجِدونَهُ مَكتوبًا عِندَهُم فِى التَّورىٰةِ وَالإِنجيلِ يَأمُرُهُم بِالمَعروفِ وَيَنهىٰهُم عَنِ المُنكَرِ وَيُحِلُّ لَهُمُ الطَّيِّبٰتِ وَيُحَرِّمُ عَلَيهِمُ الخَبٰئِثَ ... ١٥٧ ... سورة الاعراف

''وہ لوگ جو (محمد) رسول (اللہ) کی جو نبی امی ہیں' پیروی کرتے ہیں جن (کے اوصاف) کو وہ اپنے ہاں تورات وانجیل میں لکھا ہوا پاتے ہیں۔ وہ انہیں نیک کام کا حکم دیتے ہیں اور برے کام سے روکتے ہیں اور پاک چیزوں کو ان کیلئے حلال کرتے ہیں اور ناپاک چیزوں کو ان پر حرام ٹھہراتے ہیں''۔

نیز ارشاد باری تعالیٰ ہے :

يَسـَٔلونَكَ ماذا أُحِلَّ لَهُم ۖ قُل أُحِلَّ لَكُمُ الطَّيِّبٰتُ ... ٤ ... سورة المائدة

''تم سے پوچھتے ہیں کہ کون کون سی چیزیں ان کیلئے حلال ہیں (ان سے) کہہ دو کہ سب پاکیزہ چیزیں تمہارے لئے حلال ہیں''۔

نیز اس لیے بھی یہ حرام ہے کیونکہ یہ مفتر (عقل میں فتور پیدا کرنے والی) ہے اور رسول اللہ ﷺ نے ہر نشہ آور اور مستی پیدا کرنے والی چیز کے استعمال سے منع فرمایا ہے۔ یہ روایت امام احمد اور ابو داوٗدؒ نے حضرت ام سلمہؓ کی سند سے بیان کی ہے۔ یہ بات بھی پایہ ثبوت کو پہنچ گئی ہے کہ طبی طور پر صحت کیلئے اس کا استعمال بے حد نقصان دہ ہے اور یہ قاعدہ سب جانتے ہیں کہ جس چیز کا ضرر ثابت ہو اس کا شرعاً استعمال حرام ہوتا ہے لہٰذا ان حالات میں تمبا کو نوشی پر مال خرچ کرنا اضاعت مال شمار ہوگا اور رسول اللہ ﷺ نے مال ضائع کرنے سے منع فرمایا ہے جیسا کہ امام بخاری و مسلمؒ نے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا :

«إِنَّ اللَّهَ حَرَّمَ عَلَيْكُمْ : عُقُوقَ الأُمَّهَاتِ، وَوَأْدَ البَنَاتِ، وَمَنَعَ وَهَاتِ، وَكَرِهَ لَكُمْ قِيلَ وَقَالَ، وَكَثْرَةَ السُّؤَالِ، وَإِضَاعَةَ المَالِ» (صحيح بخاري)

''بے شک اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے ماؤں کی نافرمانی' خود نہ دینے اور دوسروں سے طلب کرنے' بچیوں کو زندہ درگور کرنے کو حرام قرار دیا ہے اور قیل وقال 'کثرت سوال اور مال ضائع کرنے کو مکروہ قرار دیا ہے''۔

یاد رہے یہاں مکروہ سے مراد مکروہ تحریمی ہے۔ (یعنی ان کاموں کا کرنا حرام ہے)

بجو کا کھانا حلال ہے کیونکہ امام احمد اور اصحاب سنن نے حضرت عبدالرحمن بن عبداللہ بن ابی عمارہؓ سے روایت کیا ہے کہ میں نے حضرت جابرؓ سے پوچھا کیا بجو شکار ہے؟ انہوں نے فرمایا: ہاں' میں نے کہا کیا میں اسے کھا سکتا ہوں؟ انہوں نے جواب دیا: ہاں! میں نے پوچھا: کیا یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے؟ انہوں نے فرمایا: ہاں

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ اسلامیہ

ج3ص426

محدث فتویٰ